SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday March 21, 1988.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mir Hussain Bakhsh Bangulzai) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ
أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ
اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ
بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ
الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ
عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ
بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

(سورہ الرعد ۱۹ : ۲۴)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday March 21, 1988.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mir Hussain Bakhsh Bangulzai) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ
أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ
اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ
بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ
الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ
عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ
بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

(سورہ الرعد ۱۹ : ۲۴)

ترجمہ:۔ بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے اور جن رشتہ ہائے قرابت کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیکوکار ہوں گے وہ بھی بہشت میں جائیں گے اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔

جناب سیکرٹری: معزز اراکین، السلام علیکم! آپ کو معلوم ہے کہ آج کی نشست ایک خصوصی نشست ہے اور اس نشست کی صدارت کے لئے صدر صاحب نے میر حسین بخش بنگلزئی سینیٹر کو منتخب کیا ہے۔ میں پریذیڈنٹ کا آرڈر آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the powers conferred by Sub-rule(2) of Rule 9 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 and all other powers enabling me in this behalf, I hereby nominate Mr. Hussain Bakhsh Bangulzai, Senator, to preside over the meeting of the Senate for taking oath of members elected and holding of the election of the Chairman and taking of oath by him on 21st March, 1988."

اب میں میر حسین بخش بنگلزئی سے درخواست کروں گا کہ وہ آکر نشست سنبھالیں۔

(جناب میر حسین بخش بنگلزئی نے کرسی صدارت سنبھالی)

میر حسین بخش بنگلزئی:- السلام علیکم! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ان تمام نو منتخب اراکین سینیٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور باقی کارروائی شروع کرنے سے پہلے چونکہ یہ خصوصی نشست ہے اور اس مقصد کے لئے اس نشست کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نئے سینیٹر صاحبان جو اس ہال میں موجود ہیں ان سے ان کے عہدے کا حلف اٹھایا جائے۔ لہذا میں ان تمام نئے سینیٹر حضرات سے درخواست کروں گا جن کی لسٹ سیکریٹری سینیٹ پڑھ کر سنائیں گے وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہوں اور پھر ہم مشترکہ اس حلف کو اختتام تک پہنچائیں، سیکریٹری صاحب!

جناب سیکریٹری صاحب

سید عباس شاہ
مسٹر عبدالحمید
بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان
عبدالواحد
مسٹر عبدالرحمان جمالی
خان میر افضل خان
مسٹر اعجاز علی خان جتوئی
مسٹر عالم علی لالیکا
اخوندزادہ بہرہ ور سعید

ڈاکٹر بشارت الٰہی

سید فصیح اقبال

میجر جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق

مسٹر غلام فاروق

ملک گلاب خان محسود

مخدوم حمید الدین

مسٹر حسن اے شیخ

میر ہزار خان بجارانی

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی

سید خیال سید میاں

میر خدا داد خان لک

پیر شاہ مردان شاہ پیر پگارا

مسٹر محمود احمد منٹو

سید مظہر علی

مسٹر محمد علی خان

ملک محمد علی خان

حاجی محمد اکرم خان

حضرت خواجہ محمد حمید الدین

حاجی محمد ابراہیم

سردار محمد ہاشم خان لونی

مسٹر محمد مختار احمد خان

مسٹر محمد رضا خان

الحاج پیر سید محمد شاہ جیلانی

پیر نبی بخش

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی

ارباب نور محمد خان

مسٹر سرتاج عزیز

سید شفقت حسین شاہ

میر سہراب خان کھوسو

مسٹر صوبیدار خان

سردار میر یوسف خان مگسی

مسٹر سلطان علی لاکھانی۔

حلف ناموں کی کاپیاں آپ سب کی میزوں پر رکھ دی گئی ہیں۔ چیئرمین صاحب اس کو پڑھیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنا نام بھی بولیں اور اس کے ساتھ پڑھتے جائیں۔

(اس کے بعد تمام نئے منتخب معزز سینیٹرز نے اکٹھے حلف اٹھایا)

پریذائیڈنگ آفیسر (میر حسین بخش بنگلزئی) اب چونکہ یہ لسٹ ترتیب alphabetical ترتیب سے ہے اس لئے میں اراکین کے نام پکاروں گا وہ تشریف لائیں اور سینٹ کے رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔

(اس موقع پر مندرجہ ذیل معزز اراکین کے نام پکارے گئے اور انہوں نے سینٹ کے رجسٹر پر دستخط کئے)

(۱) سید عباس شاہ

(۲) جناب عبدالحمید

(۳) بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان

(۴) عبدالواحد

(۵) میر عبدالرحمان جمالی

(۶) خان میر افضل خان

(۷) جناب اعجاز علی خان جتوئی

(۸) جناب عالم علی لالیکا

(۹) جناب اخوندزادہ بہرہ ور سعید

(۱۰) ڈاکٹر بشارت الٰہی

(۱۱) سید فصیح اقبال

(۱۲) میجر جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق

(۱۳) جناب غلام فاروق

(۱۴) ملک گلاب خان محسود

(۱۵) مخدوم حمید الدین

(۱۶) جناب حسن اے شیخ

(۱۷) میر ہزار خان بجارانی

(۱۸) نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگزئی

(۱۹) سید خیال سید میاں

(۲۰) مہر خدا داد خان لک

(۲۱) پیر شاہ مردان شاہ پیر پگارا

(۲۲) محمود احمد منٹو

(۲۳) سید منظہر علی

(۲۴) جناب محمد علی خان

(۲۵) ملک محمد علی خان

(۲۶) حضرت خواجہ محمد حمید الدین

(۲۷) حاجی محمد ابراہیم

(۲۸) سردار محمد ہاشم خان لونی

(۲۹) جناب محمد مختار احمد خان

(۳۰) جناب محمد رضا خان

(۳۱) الحاج پیر سید محمد شاہ جیلانی

(۳۲) میر نبی بخش

(۳۳) ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی

(۳۴) ارباب نور محمد

(۳۵) جناب سرتاج عزیز

(۳۶) سید شفقت حسین شاہ

(۳۷) میر سہراب خان کھوسو

(۳۸) جناب صوبیدار خان

(۳۹) جناب سلطان علی لاکھانی

(۴۰) سردار میر یوسف خان ساسولی

پریذائیڈنگ آفیسر: چونکہ ایک رکن میر سہراب خان کھوسو صاحب دیر سے تشریف لائے ہیں انہوں نے حلف نہیں اٹھایا تو باقی کارروائی سے پہلے میں یہ مناسب سمجھوں گا کہ ان سے حلف اٹھوایا جائے۔

کھوسہ صاحب آپ اپنی سیٹ پہ کھڑے رہیں۔ حلف نامہ آپ کی بجائے میں پڑھتا رہوں گا اور میرے پیچھے اس کو دہرائیے۔

(حلف لیا گیا)

پریذائیڈنگ آفیسر: اب آپ آ کر رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔

(جناب میر سہراب خان کھوسو نے دستخط کئے)

Mr. Presiding Officer: I will now announce the procedure and programme for the election of Chairman and Deputy Chairman. The nomination papers for the election of the officer of the Chairman and Deputy Chairman will be received by the Secretary of the Senate in his office. It can be given before 12.00 Noon. The scrutiny of the nomination will take place at 2.00 p.m. The withdrawal of the nomination can be made any time before the election. Nomination forms may be obtained from the Secretariat. The election will take place at 6.30 p.m. today.

معزز اراکین سینٹ! میں اپنے دل کی گہرائیوں سے تمام ان گرامی قدر اراکین کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں جو منتخب ہو کر پاکستان پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے رکن بنے ہیں اور انہیں انتہائی خلوص سے ایوان بالا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی بہترین صلاحیتوں کو استعمال فرما کر ایوانِ بالا کے وقار کو بلند کریں گے۔ اپنے تدبر اور سیاسی بصیرت سے ایوان کی کارروائی کو مثالی بنائیں گے۔ پاکستان کے عوام نے ملک و قوم کی خدمت کے لئے جس جذبۂ حب الوطنی سے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے آپ اسی انداز میں پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے میں اپنا مثبت کردار ادا فرمائیں گے۔ ملک جمہوریت کی جس ڈگر پر چلنے لگا ہے، آپ اس عمل کو تیز فرمائیں گے۔ ملکی سلامتی یکجہتی و ترقی و خوشحالی کیلئے اس معزز ایوان کے ہمیشہ نمایاں سے جدوجہد فرمائیں گے کیونکہ پاکستانی قوم جہد مسلسل میں یقین رکھتی ہے اور مفکر پاکستان علامہ اقبال کے اس زریں اصول کو مشعل راہ بنائیں گے۔

موجیم کی آسودگیٔ ما عدم ماست
ما زندہ ازیں ایم کہ آرام نہ گیریم

میری دُعا ہے کہ رب ذوالجلال آپ کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔ شکریہ

Now we adjourn this special meeting till 6.30 p.m. for election of the Chairman.

[The House adjourned to meet again at 6.30 p.m.]

ELECTION OF CHAIRMAN SENATE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

Following Senators individually filed nomination papers proposing the name of Mr. Ghulam Ishaq Khan as candidate for the election of Chairman:

1. Mr. Abdul Majid Kazi from Sind.

2. Lt. Gen. (Retd) Jamal Said Mian from FATA.

3. Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir from Punjab.

4. Mr. Muhammad Ali Khan from N.W.F.P.

5. Brigadier (Retd.) Muhammad Hayat from Federal Capital area.

6. Nawabzada Jahangir Shah Jogezai from Baluchistan.

The nomination papers were scrutinized and were found to be in order. As no other nomination was received, I declare Mr. Ghulam Ishaq Khan to have been elected as Chairman Senate in terms of Rule 9 sub-rule (5) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the House, 1988. Now, I request Mr. Ghulam Ishaq Khan to make oath of office under Rule 9, sub-rule (9) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, in the form set out in the Third Schedule to the Constitution.

OATH TAKING OF CHAIRMAN

(جناب غلام اسحٰق خان نے بطور چیئرمین سینٹ اردو میں حلف اٹھایا)

[At this stage Mr. Presiding Officer vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan)]

ELECTION OF DEPUTY CHAIRMAN

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہیں ۔

Upto 12.00 noon today the following nomination forms were received proposing Senator Syed Muhammad Fazal Agha as a candidate for the election as Deputy Chairman. The Senators nominating Syed Muhammad Fazal Agha were the following:

1. Mr. Wasim Sajjad from Punjab.

2. Brigadier (Retd) Abdul Qayyum Khan from Punjab.

3. Mr. Salim Saifullah Khan, N.W.F.P.

4. Sahibzada Muhammad Ilyas from N.W.F.P.

5. Mr. Ahmed Mian Soomro from Sind.

6. Mr. Abdul Qayyum Khan form F.A.T.A.

7. Mr. Muhammad Ibrahim Khan Baluch from Baluchistan.

8. Mr. Sartaj Aziz from Federal Capital area.

The nomination forms were scrutinized under the rules by the Secretary of the Senate and were found in order. No other Senator had proposed the name of any other candidate. Accordingly I declare Syed Muhammad Fazal Agha to have been elected as Deputy Chairman in terms of rule 10 read with rule 9 (5) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate unopposed. May I now request Mr Fazal Agha to come to the dais and make oath of the office of the Deputy Chairman under rule 9 (9) of the said rules.

OATH TAKING OF DEPUTY CHAIRMAN

(جناب سید محمد فضل آغا نے بطور ڈپٹی چیئرمین سینٹ حلف اٹھایا)

FELICITATIONS

Mr. Chairman: Honorable Prime Minister.

جناب محمد خان جونیجو (وزیر اعظم): جناب چیئرمین! میں اپنی طرف سے پاکستان مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی سینیٹ کی طرف سے آپ کو آج بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس انتخاب کے لئے میں پورے ایوان کے ممبران کو بھی مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے آپ کو بیک رائے اپنا چیئرمین منتخب کیا آج سے تین سال پہلے جب آپ نے چیئرمین شپ کے فرائض سنبھالے تھے اس وقت کو compare کیا جائے تو اس وقت حالات آپ کے سامنے کچھ اور تھے اور وہ حالات یہ تھے کہ پاکستان کے اندر جو الیکشن ہوئے تھے وہ غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے تھے اور یہاں پر پورا سینیٹ کا ایوان اور نیشنل اسمبلی کا ایوان غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہو کر آئے تھے۔ تو یہاں سب سے اہم کام ایوان کو پارلیمنٹری فارم آف گورنمنٹ کے طریقہ کار پر چلانا تھا۔ اس پر چلنا بڑا مشکل اور کٹھن تھا مگر جس خوش اسلوبی اور محنت کے ساتھ آپ نے اپنے فرائض سرانجام دیئے ہیں اس پر میں آپ کو جتنی بھی مبارک باد دوں وہ کم ہے۔ آپ کی محنت، جفاکشی اور طریق کار جس سے آپ نے گذشتہ تین سال میں اس ایوان کی کارروائی کو چلایا قابل داد ہے یہ بڑا مشکل وقت تھا۔ اور خاص طور پر پہلا سال جس میں ہمیں مارشل لاء کو اٹھانا تھا لیکن اس مشکل وقت پر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ آپ نے اپنے اس سینیٹ کے ایوان کو سنبھالا اور مارشل لاء کو خدا حافظ کہا۔ اور انشاءاللہ ہم نے پاکستان میں مارشل لاء کو خدا حافظ ہمیشہ کے لئے کہا ہے اور اس کے بعد جن حالات میں آپ نے گذشتہ دو سال گذارے ہیں ان میں ہمارے سامنے بڑا مشکل مسئلہ یہ تھا کہ پاکستان میں صحیح جمہوریت قائم کرنے کے لئے ہمیں ایسے اقدام اٹھانے ہیں جن سے صحیح جمہوریت قائم ہو۔ گذشتہ ۴۰ سال سے جو سسٹم ہمیں ملا اس میں ملک کے اندر یا تو ایمرجینسی رہی یا پاکستانیوں کے بنیادی حقوق ضبط رہے یا ملک کے اندر مارشل لاء نافذ رہا۔ ایسے حالات میں اس ایوان کے لئے اپنی traditions بنانا اور

[Mr. Prime Minister]

قائم کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا آپ کے اس ایوان کے سامنے اور نیشنل اسمبلی ایوان کے سامنے بھی لیکن ایک طرف تو ہمارا فیصلہ تھا کہ ہم ملک میں صحیح جمہوریت قائم کریں صاف ستھری جمہوریت قائم کریں۔ ہم خالی نام کی جمہوریت پاکستانیوں کو نہیں دینا چاہتے تھے۔ ہم صحیح جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جمہوریت جس کا ہمارے قائدین نے برصغیر میں پاکستان قائم کرتے وقت اپنے عوام کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور میں اتنا ضرور کہوں گا کہ گذشتہ دو سال کے اندر مارشل لاء اٹھنے کے بعد اس ایوان نے اپنی جو کارگذاری کی ہے اور خاص طور پر قوانین کو بنانے کے لئے اس کے لئے یہ پورا ایوان مبارکباد کا مستحق ہے آج آپ کا چیئرمین منتخب ہونا آج سے تین سال قبل منتخب ہونے سے بالکل مختلف ہے آج پاکستان میں پولیٹیکل پارٹیز کو مکمل آزادی ہے اور سینیٹ کے اندر بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں خدا کے فضل سے مسلم لیگ نے اپنا کردار گذشتہ دو سال کے اندر دونوں ہاؤسوں میں "سینیٹ کے اندر اور نیشنل اسمبلی کے اندر" جو دکھایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے ہم اس فیصلے پر قائم ہیں اور انشاء اللہ ہم پاکستان میں صاف ستھری جمہوریت قائم کر کے رہیں گے اور وقت آنے پر پاکستان کو انشاء اللہ الیکشن بھی پارٹی بیسز پر دیں گے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک آپ کی صلاحیتوں کا تعلق ہے میں اتنا کہوں گا کہ خدا نے آپ کو بڑی صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے اور مجھے یقین ہے جس طریقے سے گذشتہ تین سال میں آپ نے اس ہاؤس کی کارروائی چلائی ہے آئندہ بھی آپ یقیناً انہی کو قائم رکھیں گے اور اس ایوان کی جو بالادستی ہے اس کا پورا پورا تحفظ کریں گے۔ میں اپنی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم مکمل طور پر آپ کے ساتھ ہیں اور ایوان کے ممبران کے ساتھ ہیں تاکہ آپ اپنی traditions قائم کر سکیں۔ میں اس موقع پر جناب آغا صاحب جو بلامقابلہ ڈپٹی چیئرمین منتخب ہوئے ہیں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں انہوں نے گذشتہ تین سال تک اس ایوان میں بحیثیت سینیٹر اپنے فرائض انجام دیئے ہیں وہ بھی اچھی صلاحیتوں کے مالک ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جس جذبے کے ساتھ پورے ایوان نے انہیں بلامقابلہ ڈپٹی چیئرمین منتخب کیا ہے۔ وہ بھی ایوان کی امیدوں پر پورے اتریں گے اور آپ کی سرپرستی میں اپنے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں اس موقع پر ان نئے ممبران سینیٹ کو بھی جنہوں نے آج حلف اٹھایا ہے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کو بھی اب موقع ملا ہے کہ آئندہ چھ سال کیلئے اس فورم سے پاکستان کی خدمت کریں۔ خدا ان کو ہمت دے تاکہ وہ اپنے فرائض صحیح طریقے سے انجام دیں اور انشاءاللہ دیں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ آخر میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہے پورے ایوان کے ساتھ ہے خدا آپکو صحیح راستے پر چلنے کے لئے قوت دے تاکہ پاکستان میں جمہوریت کو اور اس جمہوریت کو جسے ہم نے گذشتہ دو سال سے قائم کرنے کا آغاز کیا ہے صحیح منزل تک لے چلیں جس کے لئے ہمارے قائدین نے پاکستان کو بنایا تھا ..... شکریہ!

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I rise to offer my humble felicitations to you on your election as Chairman of the Senate for the next three years and to offer my felicitations to Mr. Fazal Agha on his election as Deputy Chairman and to all the new members of the Senate who have joined us today. I would like to take this occasion to extend special

felicitations to the first women member of the Senate because I believe that it represents a symbolic and historic occasion when half the country's population for the first time in the history of the present Senate has acquired a representation which may be very limited in number but which with the personality of the honorable member will, I am sure, make up in many other respects. Mr. Chairman, I would like to take this opportunity also to record the fact that even though there have been many occasions in the past three years where one may have dared to disagree with your rulings, where one may have had to walk out on occasions as a form of protest, I believe that the erudition, the insight and the wisdom that you have brought to your office has done honour to the Senate and has helped to establish a very high standard of debate and discussion. Despite disagreements on occasions I offer you respect and good wishes for the future, and on behalf of those of us, I do not dare to lay claim to speak on their behalf but happening to be the first of those who do not belong to the ruling party, I would like to submit that we too assure you of our full and wholehearted support in our common endeavour to make this the supreme legislature even more meaningful and effective in the next three years.

Mr. Chairman, any presentation of such felicitations on an occasion so significant as this is, cannot afford to ignore the fact that the Senate even in 1988, despite the election of 41 new members three years later, still does not represent the total political reality of Pakistan. When we commenced our work three years ago, you may recall, Mr. Chairman, that I submitted that it must be the duty and the purpose of the Senate, to try to bring into the main stream of parliament all the principal political forces that work in this country. And one is conscious of the reasons why those parties did not gain representation in the Senate. But we must remain conscious of this fact that the Senate while in a strange sort of way being socially and economically representative of the feudal – the rural, the specific nature of our society, does not yet represent the political reality of Pakistan. I hope, Sir, that though there has been this great obstacle in fulfilling the potential of the Senate all of us together, of whatever political persuasion, will work to use this Senate to bring about that much needed national reconciliation in the years to come.

Mr. Chairman, I cannot abstain from stating that in my view, the Senate can only become truly meaningful and effective in the federative nature of Pakistan when it is directly elected. I realize that there are many social and political impediments to making the Senate directly elected, and there is also an ambiguity about the directly elected process. Because it may take away the detachment, the studiousness and the care with which an indirectly elected body sometimes brings to this House people who would not otherwise be able to go through a directly elected process. But the peculiar situation in which Pakistan finds itself, the inter-provincial relationship is undergoing severe strains. One hopes, that under your Chairmanship and with the cooperation of all our colleagues, the Senate will address itself to meeting and healing the wounds with which Pakistan presently suffers.

[Mr. Javed Jabbar]

All the very best to you, Mr. Chairman, and the Deputy Chairman.

Mr. Chairman: Thank you very much.

جناب محمد طارق چوہدری : نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ جناب چیئرمین! تیس جنوری کو جب ہماری قرعہ اندازی ہو رہی تھی اور اس قرعہ اندازی کے نتیجے میں آپ کا نام چھ برس کے لئے نکل آیا تھا تو کم از کم مجھے اور میری طرح بہت سے ساتھیوں کو ایک منٹ کے لئے ایک لمحہ کے لئے یہ شک نہیں تھا کہ آپ پھر سے اس کرسی پر انشاء اللہ موجود ہوں گے اس لئے کہ اہلیت ذہانت اور قابلیت کے اعتبار سے ہم نے آپ کو اپنے درمیان بہترین پایا ہے ۔ اختلاف اپنی جگہ بہت سی باتیں آپ کو ہماری اچھی نہیں لگی ہوں گی بہت سی باتوں سے اختلاف رہا ہو گا لیکن بہر حال علم تجربے اور قابلیت میں میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس میں شاید آپ کی ٹکر کا کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں تھا ۔ بہر حال آج سے تین برس پہلے جب اس وقت کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر پاکستان نے سینیٹ کے چیئرمین کے لئے آپ کا نام تجویز کیا بلکہ آپ کی نامزدگی فرمائی تب ہمارے ذہنوں میں آپ کا ایک تند مزاج افسر اور آدم بیزار شخصیت کا سا تھا ۔ اور ہم سوچتے تھے کہ بس یونہی سا ایک شخص تھا جس نے انہیں نچا ڈالا نہ کوئی چاند سا مکھڑا نہ کوئی زہرہ جبیں لیکن فاصلے کے بعد جب قریب آئے نزدیک سے دیکھا جانا تو پھر آہستہ آہستہ آپ نے ہمارے دلوں پر اپنا ایک نقش چھوڑا آپ کی ذہانت لیاقت ، علمیت ، تدبر ، تجربہ اور معاملہ فہمی سے اس ادارے کی بنیادیں استوار ہوئیں ۔ خوش اطواری اور خوش گفتاری سے اس ہاؤس کو زینت دینے اس کے وقار کو بلند کرنے اس کے معیار کو قائم کرنے میں آپ نے بڑا اہم رول ادا کیا ہے ۔ آج وزیر اعظم مسٹر محمد خاں جونیجو نے ہمیں ایک مسلم لیگی چیئرمین دیا ۔ اس ساؤنڈ بیریئر کو کراس کرتے ہوئے کوئی صدا نہیں آئی کوئی آواز نہیں آئی کوئی شیشہ نہیں ٹوٹا کوئی کھڑکی نہیں ہلی ۔ بہر حال لیکن اس سیاسی تبدیلی سے بے شمار عملی اور نفسیاتی تبدیلیاں واقع ہوں گے ۔ ہمیں توقع ہے کہ ان تبدیلیوں میں آپ کی غیر جانبداری کا از سر نو امتحان ہو گا ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنے ٹھنڈے مزاج اور دھیرج انداز سے ان تبدیلیاں کو مثبت رخ دے سکیں گے ۔ ان تبدیلیوں کو زیادہ جمہوری زیادہ سیاسی اور زیادہ آزادی کی طرف لے جائیں گے ۔

آپ کے نائب جناب فضل آغا پچھلے تین سال سے ہمارے درمیان ہیں ۔ ہمیں وہ آزاد گروپ کے اپنے ہی آدمی لگتے رہے اور مسلم لیگیوں نے انہیں اپنا جانا ۔ ان کا یہی انداز ، یہی رویہ اور یہی سٹائل کہ وہ سب کو اپنے اپنے سے لگتے ہیں ایک خوبصورت خوب سیرت آدمی آپ کے نائب کے طور پر منتخب ہو کر آگئے ہیں ۔ ہمیں توقع ہے کہ وہ بھی اپنا مثبت رول ادا کر سکیں گے ۔ ہم نئے آنے والوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور خوشدلی کے ساتھ ان کے قدم لیتے ہیں ہم ان میں جو زیادہ تجربہ کار ہیں ان سے بہت کچھ سیکھنا چاہیں گے ۔ اور جو بالکل نئے آئے ہیں ان کے ساتھ ہمیں تعاون کر کے ان کی مدد کر کے ان کے ساتھ چل کے بڑی خوشی ہو گی ۔ ہمیں اس بات سے کوئی غرض اور علاقہ نہیں کہ حکمرانی کس کی ہے ۔ حقیقی حکمران مضبوط ہے یا

قانونی حکمران طاقتور ہمیں غرض صرف یہ ہے کہ حکومت کو کس انداز سے چلایا جاتا ہے۔ ہمارا اعتراض کبھی برائے اعتراض نہیں ہو گا ہم حریف اصلاح احوال کیلئے تنقید کریں گے۔ ہمارا اعتراض حکومت پر نہیں ہو گا انداز حکومت پر ہو گا۔ ہمارا اعتراض فرد پر نہیں ہو گا عہدہ کی اہلیت پر ہو گا ہماری تقاریر دکھاوے کی باتیں اور پریس کی خبر کے لئے نہیں قومی ضرورتوں کے مطابق ہوں گی۔ ہماری تجاویز دشمنوں کے خوف کے نیچے دبی ہوئی کراہیں نہیں بلکہ بہادر مضبوط اور توانا پاکستان کی تشکیل کے لئے ہوں گی یوں کہ ہے:

مفاہمت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے
میں سر بکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے

ہمیں ایک ایسے پاکستان کی تشکیل کرنا ہے ایک ایسا پاکستان ہمیں وجود میں لانا ہے جناب چیئرمین غالب نے کہا تھا اور آپ نے اس کو بہت مرتبہ دہرایا ہے۔ بہت ہی مرتبہ دہرایا ہے کہ:

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہ کن اسد
سرگشتہ خمار رسوم و قیود تھا

جناب عالی! ہم لفظوں کے گورکھ دھندے اور قواعد کی آمریت میں پوری طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم اسی طرح جکڑے رہنا نہیں چاہتے۔ ہم افہام و تفہیم کے ساتھ کھل کر قومی مسائل پر گفتگو چاہتے ہیں۔ ہم اپنے ملکی عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے وسائل پیدا کرنا چاہتے ہیں ہم ان کی مشکلات میں کمی کرنے کے راستے تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ہر طرح سے ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ تعاون کرنا اور چاہتے ہیں اور ان کے دکھوں کو سمیٹنا چاہتے ہیں۔ یہ قومی ادارہ ہے جن میں ہم عزت اور احترام کے ساتھ بیٹھے ہیں یہاں فرد کی کوئی مستقل انفرادی حیثیت نہیں۔ بلکہ:

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

اور بقول اقبالؒ کے ہے:

جو تھا نہیں ہے جو ہے نہ ہو گا یہی ہے اک حرف محرمانہ
قریب تر ہے نمود جس کی اسی کا مشتاق ہے زمانہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ! جناب غلام فاروق صاحب۔

Mr. Ghulam Faruque: Mr. Chairman, I am most grateful to you for calling my name and giving me this opportunity of speaking. Already the Prime Minister himself and one or two other speakers have paid you great compliments. I would be very short and brief and compliment you as an old colleague of yours and a close associate through the administrative cycles of the government of the country. I have the honour and privilege to offer my earnest and sincere felicitations on your re-election to a second term of the high office of the Chairmanship of the Senate of Pakistan. The Senate, in itself, getting re-furbished through the democratic process of half of its members coming through a process of free elections. The country, thus re-entering into a democracy on party lines and the revitalization of the Muslim League, following the lines of great founder the Quaid-i-Azam (may peace be on his soul).

Mr. Chairman, the recent publications of the collected works of Quaid-i-Azam by Syed Sharifuddin Pirzada, the first three volumes, forerunners of another seven, are revelations on the life and the work of the Quaid-i-Azam. The evolutionary process of his rise to such a great eminence was due to his great debating skill in the best form of parliamenteriaship, his grasp of politics, economics and law; qualities attained by few. His confrontation with the acknowledged parliamentary leaders of the time was an outcome of hard work persistent study and the art of debate. These are for all of us to emulate.

Mr. Chairman, our official lines have been converging, our associations going far back to 1948 when you were in the Government of the N.W.F.P. In your earlier rungs of official life you had impressed people with your diligence, aearnestness ad hard work. About 1950 when you were on a delegation of the United Nations and I was in East Pakistan I received a letter from my friend Syed Amjad Ali Shah, also at that time connected with the U.N.O., telling me that many people were impressed greatly with one Mr Ghulam Ishaq from the N.W.F.P. for his good work in the United Nations. I passed on the letter to Khan Abdul Qayyum Khan the Chief Minister of N.W.F.P. He acknowledge the letter, was pleased with it, and said the letter was being placed on your file.

By your diligence, intelligence, hard-work and sheer-merit – God Almighty has placed you in this position of honour. It is the prayer of all of us that you guide our deliberations with a great sense of dignity, of justice to the pride of members of the Senate, the party and the country at large. *Aameen*.

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب شاد محمد خان صاحب - میری درخواست ہوگی کہ تقاریر کو مختصر رکھا جائے کیونکہ ساڑھے آٹھ بجے ایک اور فنکشن ہے آپ بہت سارے حضرات نے وہاں بھی حاضر ہونا ہے۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا! آپ نے جس حسن تدبر سے، بالغ نظری اور لیاقت سے اس ہاؤس کو چلایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے لہذا میں اس پر آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ فضل آغا صاحب کو متفقہ طور پر جو ڈپٹی چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔ میں ان کو بھی آپ کی وساطت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حضور والا! اشارتاً جو غلام فاروق صاحب نے کہا وہ واقعی آپ کی اچھی بصیرت کا ثبوت ہے اور اس وقت کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ بھی یاد ہے کہ جب خان عبدالقیوم خان کو مرکز میں لیا گیا تو اس وقت بھی آپ ایک اچھے عہدے پر صوبہ سرحد میں فائز تھے اور میں ان دنوں صوبائی اسمبلی کا ممبر تھا۔ تو آپ کو اس وقت بھی وزارت اعلیٰ کا عہدہ پیش کیا گیا جسے آپ نے قبول نہ کیا تھا۔ لہذا یہاں اگر آپ نے جس حسن تدبر، خوبی اور ایک ریکارڈ طریقے سے اس ہاؤس کو تین سال چلایا اور

ہماری حوصلہ افزائی اور نمائندگی کی ہے اور ہمیں صحیح راستے پر چلنے میں مدد دی ہے میں آپ کا مشکور ہوں

حضور والا! میں یہ اگر اشارتاً نہ کہوں کہ ۲۰ تاریخ کے سینیٹ کے الیکشن میں قومی اسمبلی نے جو ریکارڈ ووٹ دے کر وزیر اعظم پر اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ بھی ایک قابل ستائش امر ہے۔ گورنمنٹ پارٹی نے ۱۷۳ ووٹ دے کر سرتاج عزیز کو کامیاب کیا ہے یہ مسلم لیگ پر لوگوں کا یا حکومتی پارٹی کا اور وزیر اعظم کے پروگرام پر ان کی بصیرت اور لیاقت پر ایک اعتماد کا اظہار ہے۔

جناب والا! آپ جو آج اس پارلیمنٹری پارٹی کی وساطت سے بلا مقابلہ آئے ہیں یہ بھی قابل ستائش ہے۔ چنانچہ یہ بھی حکومت پر اعتماد ہے اس لئے جناب والا! میں یہ دعا کروں گا کہ محمد خان جونیجو کی زیر قیادت یہ پارٹی پھلے پھولے اور اس کی جڑیں سارے پاکستان میں مضبوط ہوں اور جس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ ہاؤس نہایت احسن طریقے سے چل رہا ہے۔ لہٰذا میں جناب والا بننے آنے والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آپ سے ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ شکریہ!

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید احمد! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں اس موقع کو سینیٹ کی تاریخ میں ایک بڑا اہم لمحہ سمجھتا ہوں میری نگاہ میں اس ملک میں جمہوریت کے فروغ اور اچھی اور صحت مند روایات کے قیام کے بارے میں آج سینیٹ نے جو خدمت سرانجام دی ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔ یہاں بھی مقابلہ ہو سکتا تھا اور آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے جب سینیٹ کے نائب چیئرمین کا انتخاب ہوا تھا تو اپوزیشن نے مقابلے میں حصہ لیا تھا۔ یہ خود ایک اچھی جمہوری روایت ہے۔ لیکن اس سے اعلیٰ روایت یہ ہے کہ آج اس ایوان میں اکثریت پارٹی اور اپوزیشن دونوں نے بھرپور انداز میں آپ پر اور آپ کے نئے ساتھی فضل آغا پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس بات سے مجھے انکار نہیں کہ آپ کا نام مسلم لیگ پارٹی نے تجویز کیا اور بجا طور پر کیا یہاں مسلم لیگ پارٹی کو اکثریت حاصل ہے اور ہم اس اکثریت کا احترام کرتے ہیں لیکن یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ اپوزیشن نے بھی آپ کو ایسی نگاہ سے دیکھا ہے اسی اعتماد کا آپ پر اظہار کیا ہے اور آپ دونوں کے بارے میں جن جذبات کا اظہار اپوزیشن کے لوگوں نے کیا ہے وہ اس بات کی ضمانت ہے کہ اس ملک میں جمہوریت محض پارٹی بازی کا کھیل نہیں بلکہ حق شناسی، صحت مند روایات، ذہانت لیاقت اور ایمانداری کے لئے مشترک جدوجہد کا نام ہے۔ اور اسے میں بڑی فال نیک سمجھتا ہوں۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے سامنے اس کی تعریف کرنا ناپسندیدہ ہے اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اس نوعیت کی چیزیں کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے بحیثیت ایک انتظامی سربراہ اور بیوروکریٹ کے جو خدمات ملک میں انجام دیں اور جو مقام حاصل کیا ہے اس کے بعد ہم میں سے بہت سے لوگوں کو اس بات کا شبہ تھا کہ شاید جو عظیم transition درکار ہے ایک منتخب ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے کام کو لے کر چلنے کے بارے میں وہاں آپ وہ معیار قائم نہ کر سکیں گے لیکن مجھے یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ آپ نے اس نئے دور میں بھی جو خدمت انجام دی ہے وہ قابل فخر ہے آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی۔ اور اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کھلے دل سے اعتراف

[Prof. Khurshid Ahmed]

کرنا چاہیے کہ آپ نے جمہوری دور میں جمہوری انداز میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو عوام کا منتخب تھا۔ اور جس نے اس بات کی کوشش کی کہ اس ایوان کے تمام نقطہائے نظر کا احترام کیا جائے اور اس کو ساتھ لے کر چلا جائے اس پہلو سے آپ نے بڑی درخشاں روایت قائم کی ہے اور ہم اس کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا! میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ کے بہت سے فیصلوں سے ہم میں سے کچھ کو اختلاف رہا جن میں، میں بھی شریک رہا ہوں لیکن اس بات کا اعتراف کرتے ہیں مجھے کوئی باک نہیں کہ آپ ان چند لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ اتفاق رائے کے ساتھ ساتھ اختلاف رائے میں بھی مزہ ہے۔ اختلاف رائے اگر دلیل کی بنیاد پر ہو، اگر استدلال کی بنیاد پر ہو، اگر منطق کی بنیاد پر ہو تو بلاشبہ اس میں خیر ہے۔ اور ایسے ہی اختلاف کے بارے میں حضور پاکؐ نے فرمایا کہ میری امت کے اختلافات باعث رحمت ہیں۔ تو اس پہلو سے میں آپ سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں ہم نے آپ کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور شاید آئندہ بھی کریں لیکن انشاءاللہ آپ ہمیشہ دلیل کی بنیاد پر ہمیں اختلاف کرنے پائیں گے اور ہم نے بھی آپ کو اپنی بات دلیل کے ساتھ کہنے والا پایا ہے۔

ان گزارشات کے ساتھ ساتھ جناب والا میں آج یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں آپ کی رہنمائی میں اس ایوان نے گزشتہ تین سال میں الحمدللہ چند بڑے اہم کام انجام دیئے ہیں۔ جن کا دائرہ صرف بحث کا اعلیٰ معیار تک ہی محدود نہیں بلکہ خصوصیت سے اس ایوان کے قواعد کار کا تیار کیا جانا ایک منفرد خدمت ہے۔ پھر اس میں جو نئے تصورات آئے ہیں جن کی بناء پر سینیٹ ایک زیادہ موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ قومی زندگی میں قانون سازی کے میدان میں جناب والا مجھے پورے ادب کے ساتھ یہ بات کہنے کی آپ اجازت دیں کہ میں خود اپنی اور اس ایوان کی کارکردگی سے مطمئن نہیں۔ ہم اس سے بہت بہتر کام انجام دے سکتے تھے۔ اور دنیا کی دوسری پارلیمنٹس پر اگر آپ نگاہ ڈالیں تو آپ یہ پائیں گے۔ کہ substantive قوانین مثلاً ہندوستان میں ۳۵ ۔ ۴۰ ایسے قوانین ہر سال بنتے رہے ہیں۔ امریکہ کا ریکارڈ ہے کہ وہاں substantive قوانین تقریباً دو سو سالانہ بن رہے ہیں۔ لیکن ہم نے ان تین سالوں میں تین چار substantive قوانین پاس کیے ہیں۔ باقی تمام قوانین ایسے تھے۔ جن میں بہت ہی جزوی اور marginal تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جناب والا میں اس وقت یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اب جو یہ دوسرا دور سینیٹ میں شروع ہو رہا ہے۔ اور جس میں ہمیں بہت سے نئے ساتھی بھی ملے ہیں۔ جن کا میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ قانون سازی کے میدان میں جو back-log ہے۔ اور یہ بے پناہ ہے۔ اور خاص کر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کی رپورٹس دسمبر ۱۹۸۳ء میں ہمارے سامنے پیش ہوئی تھی۔ لیکن یہ ایوان آج تک ان پر اپنی بحث بھی مکمل نہیں کر سکا۔ یہ کوئی قابل فخر چیز نہیں ہے۔ تم نے رن پورے کر دیئے ہیں۔ لیکن محض قانونی انداز میں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے۔ کہ ایک دن ہم ملیں اور دو دن چھٹی رہے۔ میں چاہتا ہوں جناب والا کہ اس روایت کو آپ بدلیں بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ پارلیمانی قیادت کے تدبر کے بغیر غالباً چند چیزیں ایسی ہیں۔ جو آپ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا ہوگا۔ کہ سینیٹ قانون سازی کے کام کے لیے زیادہ وقت دے۔ جو مسائل ملک کو درپیش ہیں۔ ان کا حل ہم تلاش کریں۔ اور اس میں سب سے بنیادی چیز میری نگاہ میں تین

ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے۔ کہ اس ملک میں شریعت اسلامی کا نفاذ ضروری ہے۔ ہم نے ہمیشہ یہ وعدہ کیا ہے۔ اسی بنیاد پر یہ ملک قائم ہوا ہے۔ شریعت بل اس ملک میں آیا لیکن جو حشر ہم نے اس کا کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے بارے میں مخلص ہیں تو پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ ایوان قانون سازی دونوں میدانوں میں ایک موثر کردار ادا کرے۔ دوسرے جناب والا! اس ملک میں معاشی ناانصافی ظلم عام انسان کی مشکلات بیروزگاری موجود ہے۔ ہم فلاحی ریاست کی باتیں بہت کرتے ہیں لیکن اس سلسلے میں قانون اور پالیسی دونوں میں جن تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بارے میں موثر پیش رفت بہت ضروری ہے۔ اور تیسری چیز جناب والا جو ہمارا احساس کردار ہے۔ وہ اس ملک میں مختلف علاقوں اور مختلف صوبوں کے درمیان انصاف اور balanced growth قائم کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینٹ نے یہ بات کر کے بہت عظیم کنٹری بیوشن کیا ہے۔ کہ اس نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جس کا کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ کم ترقی یافتہ علاقوں کے مسائل پر توجہ دے گی۔ اگر ہم اس کمیٹی کو موثر کر دیں اور پھر اس بات کی کوشش کریں۔ کہ چاروں صوبوں کی جو آرا یہاں موجود ہیں۔ وہ مل کر قومی یکجہتی کو نے وحدت فکر پیدا کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں ناانصافیاں جو ہمارے بھائی پیچھے رہ گئے ہیں۔ جو علاقے خصوصی مسائل سے دوچار ہیں۔ ان کی اصلاح کے لیے کوشاں ہوں تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ سینٹ فی الحقیقت اس سے زیادہ موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

ایک آخری بات جناب والا میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے تین سال میں یہ بات سامنے آئی ہے۔ کہ خود سینیٹ کا جو دستوری کردار ہے۔ اس پر بھی مزید غور و فکر اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں سینیٹ میں ایک ریزولیوشن آیا۔ اس پر بحث ہوئی۔ اور ہمیں یہ توقع دلائی گئی تھی۔ کہ سرکاری پارٹی اس مسئلے پر غور کر رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس بات کا اعادہ کروں کہ سینیٹ کا رول مالیاتی معاملات میں Money Bills کے معاملے میں معاشی پالیسی سازی میں لازماً واضح ہونا چاہیئے اور اس بارے میں جو بھی دستوری ترمیم ضروری ہے۔ اسے افہام و تفہیم کے ساتھ باہمی مشورے سے لائیں لیکن یہ وہ قدم ہے۔ جس کا اٹھانا ضروری ہے۔ تاکہ اگلے تین سال میں سینیٹ وہ خدمات انجام دے سکے۔ جن کی قوم اس سے توقع کرتی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, I rise to offer my deepest felicitations for your election as the Chairman of the Senate. I think, I told you when you were elected last time that I had heard of your abilities. At that time I did not know you personally but I had heard of your abilities far and wide in Pakistan and you have proved yourself equal to that ability. I have also noticed that in some of the constitutional matters which are probably not your province, you have given, you have studies so carefully that you have given, according to me, correct rulings in this House and created a forum for your rulings which can be utilized all over the world as we are utilizing the experiences and rulings of other countries. You have really gone deep into this subject of giving rulings and really created an impression that Pakistan has an able Chairman, able members to guide this House. One of the honourable members unfortunately referred to your joining the Muslim League. I don't know why that reference should have been made. I know Moulvi Tameezuddin Khan joined the Muslim

[Mr. Hasan A. Shaikh]

League attended the party meetings and yet nobody can dare to say that he was not impartial, nobody can dare to say that he was not independent. He attended the meetings of the party as a member of the Muslim League Party. It is all dependent upon the individuals. He attended the meetings in order to know what was going on in the minds of the members- or the majority of the members who were at that time the ruling party and that helped him probably to keep balance between the members of the majority party and the members who did not belong to the majority party. It is unfortunate that people feel that democracy of the majority means their view and not anybody-else's view; democracy is the view of the majority of the country. A majority of the country is reflected in the elected Houses whether elected directly or indirectly through the other elected members. This has to be accepted by them in order to come to a right conclusion as to whether the decisions of this House are the decisions of the majority of the people of Pakistan or not.

You see, Sir, what happens is there are half a dozen – four or five members of the minority, they have a right to speak; they speak and we listen to them; we consider their views but once we take a decision they should accept our decision as being honest according to our views, a correct decision for the benefit of the country. For them to say that no we expressed this opinion and this has not been accepted, therefore,there is no majority; the people have not been properly represented in this House. There were elections during the last three years even on adult franchise. Members were elected on adult franchise to the National Assembly. Muslim League Party won but the other parties did not win. They may excuse some credit to the Muslim League for all these achievements of the Muslim League. To say that no, the Muslim League cannot undertake the monopoly of decisions. Muslim League does not do that. Our party meetings are also hotly contested; views of different types are propounded in a party meeting after which we come to certain decisions and then we follow them. So, let them take our word for it that we are honest in our dealings with the country's affairs. To say that we do not want to do anything in respect of country's affairs is not correct.Our views may be different; their views may be different; they have a right to hold their views; we do not contest their right to hold their views but they should, after we have taken our decision, accept us as the people who honestly believe in certain principles.

I think, Sir, we must also accept a position that the government for the last three years have been working to bring about a reconciliation between various elements in this country. Those elements cannot be brought in to this House by the government. The government has not got the power to do so. That power vests in the Senate, in the National Assembly, in the joint sitting - that power does not vest in the government, therefore, to allege that the government has not taken proper measures to

bring about a consensus of opinion or to bring about a reconciliation between the parties is not correct. Everybody has got the right to say that his views is correct and you must hence reconcile to his view then you are right otherwise you are wrong. That is merely an assertion which, if not accepted by the majority, has to be diluted to the extent to which majority accepts it. I think, Pakistan is being ruled by a majority party; it has got the right to express its views; it has got the right to take its decisions; the opposition has the right to criticise the government but the opposition should not say, that we have no representation, we do not represent public opinion. Of course, there are newspapers and newspapers also criticise. Sir. The newspapers have the right to criticise, as it is an important element in the country. But the newspapers give an opinion besides the opinion of the ruling party. And to sell their papers, to sell the news, make out news which will be more catchy for the purpose of sale of their papers. But the correct position is that whatever is decided by the majority party is the government party's decision that is the decision of the public opinion, that is the decision public opinion follows and it should be given its true place in the affairs of the country.

Mr. Chairman: Considering the limitation of time, please try to wind up your speech.

Mr. Hasan A. Shaikh: I was just going to say –

Sir, I want through you, also to felicitate your Deputy Chairman. He is a man who has shown his ability in the House during the last three years and I think, he should succeed under your guidance. You have already shown a good performance in the last session and he has been consistent observer of your performance and I am quite sure, he will prove himself equal to the task. With this, Sir, I again, felicitate you, I again congratulate you for whatever you have done and you Sir, deserve the seat that you have.

Mr. Chairman: Thank you very much. Qazi Abdul Latif Sahib.

قاضی عبداللطیف: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو اور اپنے محترم بھائی نفضل آغا صاحب کو بلا مقابلہ انتخاب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا دوبارہ بلا منتخب ہونا آپ کی کارکردگی کو تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کو یہ نازک ترین ذمہ داریاں صحیح طریقے سے نبھانے کی توفیق دے پچھلے سالوں کے اندر ہم نے جو آپ کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے ہمارے قابل احترام دوست شیخ حسن صاحب نے میرا خیال ہے کہ ایک ایسی بحث چھیڑ دی جو اس ایوان یا اس موقع کی مناسبت سے نہیں تھی۔ میں افسوس سے یہ بات کہوں گا۔ کہ اکثریتی پارٹی نے آپ کے ساتھ وہ تعاون نہیں کیا کہ جو تعاون کا حق ہوتا ہے۔ تین سالوں کے اندر ان کی کارکردگی گنتی کی بنیاد پر تھی۔ دلائل کی بنیاد پر نہیں تھی۔ یہ صحیح ہے کہ ان کے

[Qazi Abdul Latif]

خیال کے اندر کچھ ہوگا۔ لیکن یہاں پر ہمیں یہ تاثر دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ہماری اکثریت ہے۔ اس لئے ہماری بات مانی جائے گی میں افسوس سے کہتا ہوں کہ یہ کون سا طریقہ ہے۔ اس ایوان بالا کے لئے کہ ہمیں کہا جائے کہ چونکہ قومی اسمبلی سے یہ بل پاس ہو کر آیا ہے۔ لہٰذا اس لئے آپ کو بھی اسے پاس کرنا ہوگا۔ بہر حال یہ ایسا طریق کار ہے۔ جو اس ایوان بالا کے شایان شان نہیں ہے۔ ہم آپ سے یقیناً یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس ایوان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے انشاءاللہ تعالےٰ بہت اچھا کردار ادا کریں گے اور ہمیں یہ توقع ہے کہ اکثریتی پارٹی محض اکثریت کی بنیاد پر جس طرح علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ع بندوں کو گنا کرتے ہیں۔ تولا نہیں کرتے ہم چاہتے ہیں کہ یہاں تول کی بات ہو اور جو دلائل کی بات ہو اس کو سنا جائے صرف اس بنیاد پر کہ چونکہ ہماری پارٹی نے فیصلہ کیا ہے لہٰذا اسی پر ہم قائم رہیں گے۔ یہ درست نہیں۔

دوسری بات میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کا یہ کارنامہ تھا آپ نے کمیٹیوں کے ذریعے سے حکومت کے کام کو زیادہ موثر بنانے بنانے کے لئے ایک طریق کار وضع کیا تھا۔ لیکن میں یہ افسوس سے کہوں گا۔ کہ ان کمیٹیوں نے وہ کردار ادا نہیں کیا۔ جس کی ان سے توقع کی جا رہی تھی اور میں تو یہ کہوں گا کہ جس کمیٹی کا میں ممبر تھا۔ شائد تین سالوں میں اس کے تین اجلاس بھی نہیں ہوئے کہ جن میں ہم نے اس پر وقعتاً رائے دی ہو اور وہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہو میں چاہتا ہوں کہ ان کمیٹیوں کے کردار کو زیادہ موثر بنایا جائے۔ وہ باتیں میں نہیں دھراؤں گا۔ جو پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اسلامی کے متعلق فرمائیں۔ اس سلسلے میں ہماری پیش رفت بہت کم ہوئی ہے۔ بلکہ میں یہ کہوں گا۔ کہ بالکل ہوئی ہی نہیں ہے۔ اور قانون سازی کے بارے میں یہ گزارش کروں گا کہ جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ کہ دو دن چھٹیاں ہوں ایک دن کام کا ہو یہ طریق کار بدلنا چاہیئے ایک آزاد ملک کے شایان شان یہ کام بالکل نہیں ہے۔ بہر حال میں آخر میں پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> شکریہ جناب، ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ۔

<u>ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اور سید فضل آغا صاحب کو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد دیتی ہوں اور آپ کا اور سب معزز اراکین جو اس ایوان کے ہیں۔ ان کا اور خاص طور پر جناب جاوید جبار صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جس طریقے سے آپ لوگوں نے مجھے خوش آمدید کہا ہے۔ اور امید کرتی ہوں کہ انشاءاللہ آپ لوگوں کا اعتماد اور تعاون ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ میں اس وقت ۵۱ فیصد پاپولیشن کی نمائندگی کر رہی ہوں لیکن یقین جانیں کہ میں اپنے آپ کو اکیلا نہیں سمجھتی کیونکہ اس ۵۱ فیصد آبادی سے کسی نہ کسی طریقے سے آپ سب لوگوں کا واسطہ ہے۔ کسی کی بیٹی کسی کی ماں کسی کی بہن اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ اسلامی شریعہ کے مطابق میں عورتوں کے جن حقوق کے لئے بھی لڑوں گی مجھے آپ سب لوگوں کا اعتماد اور تعاون رہے گا آخر میں میں سارے نئے آنیوالے ممبروں کو جو میرے ساتھ آئے ہیں۔ ان کو مبارک باد دیتی ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Muhammad Ali Khan Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr. Chairman Sir, I am extremely grateful to you for having afforded me this opportunity of congratulating you on your assumption of the office of the Chairman of

this august House. Sir, we indeed are very fortunate in having a talented personality like your goodself as our Chairman. Without any fear of contradiction I can say that we could not have possibly chosen a more appropriate or a more suitable person than you. Sir, God Almighty has given you great qualities of head and heart and all those who have either worked with you or have had contacts with you would all agree that you stand head and shoulders above all when some very urgent matters of national or international importance are being discussed.

Sir, I am one of those fortunate people who have known you since the last many decades and during all this period I have always found you well above the mark. During the last three years you not only conducted the work of this Senate or presided over the sessions of the Senate but you also came to our help and assistance when we came across certain difficulties. In fact we have learnt a lot from you and I am sure in the future too *Insha-Allah* we hope to learn more from you during the coming years. Sir, I also take this opportunity of congratulating my younger brother Syed Fazal Agha on his election as Deputy Chairman of the Senate. I am sure this bright young man from Baluchistan would follow in your foot steps and come up to our expectations. I thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you very much. Hussain Bakhsh Bangulzai Sahib.

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب چیئرمین! میں آپ کو آپ کے اس جلیل القدر منصب پر منتخب ہونے پر اور وہ بھی بلامقابلہ اپنے انتہائی قریبی دوست اور رفیق کار جناب سید فضل آغا صاحب جن کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اور اپنے تمام نئے ساتھیوں کو سینیٹ کا ممبر منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب چیئرمین! آپ کا اور ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب ایوان بالا کے لئے بلامقابلہ اس روایت کا عکاس اور آئینہ دار ہے کہ عظیم قومیں اپنے عظیم اور ذہین فرزندوں کو کبھی نہیں بھولتیں۔ آپ جیسے ایک ذہین اور مثبت سوچ رکھنے والے شریف النفس اور تجربہ کار شخص سے میری یہ توقع ہے۔ اور امید ہے۔ کہ انشاءاللہ جس انداز میں مشفقانہ اور مدبرانہ طریقے سے آپ نے سینیٹ کی چیئرمین شپ کو چلایا آپ نے اس ایوان کے وقار کو بلند رکھا۔ آپ نے سیاسی روایات کی پاسداری کی آپ نے اپنے عہدے کے مطابق غیر جانبداری سے کام لیا۔ یقیناً یہ روایات آپ آئندہ تین سالوں میں بھی برقرار رکھیں گے۔ آپ ہمیں ایجوکیٹ کرینگے اور آپ کے تعاون سے اور نئے اراکین سینیٹ کے آنے سے میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ کاروان انتہائی کامیابی کے ساتھ مثالی حیثیت سے آپ کی قیادت اور پاکستان کے ایوان بالا کی تاریخ میں ایک بہترین مثال قائم کرے گا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں شکریہ!

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ! جناب ہزار خان بجارانی صاحب۔

میر ہزار خان بجارانی: محترم چیئرمین صاحب! مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے کچھ باتیں کہنے کا موقع

[Mir Hazar Khan Bizarani]

دیا۔ گو کہ آج اس معزز ایوان میں میری پہلی حاضری ہے یہ موقع ابھی سوائے آپ کو مبارک دینے کے کسی اور مسئلے کو چھیڑنے کیلئے مناسب نہیں ہے انشاء اللہ آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے تو مسئلے بھی آپکے سامنے پیش ہونگے جناب چیئرمین کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہونے سے یہ بات واضح اور ثابت ہو گئی ہے۔ کہ آپ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اور آپ کی ان صلاحیتوں کا اعتراف صرف آپ کے دوست بلکہ آپ کے دشمن بھی کرتے ہیں۔ میں آپ کو چیئرمین منتخب ہونے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ آپ ہمیں اپنے صوبے اور اپنے ملک کے مسائل یہاں اٹھانے کا پورا پورا موقع دیں گے کیونکہ اس قسم کے مسائل کو ڈسکس کرنے کا یہی سب سے بہترین فورم ہے اس کے ساتھ ساتھ میں جناب فضل آغا صاحب کو بھی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کے بلا مقابلہ ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر میں ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحب کو مبارکباد پیش کرونگا۔ کیونکہ اس ہاؤس میں وہ واحد نمائندہ خاتون ہیں۔ اور مجھے توقع ہے کہ وہ خواتین کے مسائل کو یہاں اٹھائیں گی۔ اور جیسے خود انہوں نے اظہار کیا ہے۔ انشاء اللہ ہمارا پورا پورا تعاون ان کے ساتھ رہے گا۔ مجھے احساس ہے کہ اس کے بعد آپ نے کسی اور تقریب میں بھی شرکت کرنا ہے۔ لہذا میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا۔

Mr. Chairman: Ahmed Mian Soomro Sahib.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I take this opportunity to congratulate you and Mr. Fazal Agha the Deputy Chairman on your uncontested election. I am glad Sir, that we have laid a precedent, in fact followed a convention of parliamentary practice by electing the Chairman unopposed and without a contest. Reason for that being that you Sir, in this office are supposed to be a non-party man. You are supposed to be an independent person while sitting in that chair to weigh the pros and cons of the debates and the points raised by us. So Sir, I am glad to say that you have very honourably and with justice discharged your duties though we may be having a difference of opinion on some occasions, on which also we resorted merely to the usual parliamentary practices. You can be sure Sir, that we shall, to the utmost extent, cooperate with you in maintaining the dignity of this House which I proudly say has been maintained in the course of the last three years. Instances are not wanting where we have even spoken in support of the government Bills. Similarly, instances are not wanting where we have criticised the government Bills and government has even realized its mistakes and accepted our contentions. These are healthy instances of democracy. Two things, I would like on this occasion Sir, to point out. First is that this House is the only representative House with equal representation of all the provinces and it is only fair that budget proposals should be placed before this House or at least it should have an opportunity of discussing it. May be we are able to point out to the honourable Finance Minister that certain things could be improved in the budget and I, through you Sir, am voicing these feelings, I think, almost of this entire House.

The other thing is about the Committee System. The Committee System though brought into effect, and as the President in his address on the last occasion emphasized, has not really been put into effect in the real sense. I would therefore, request you to guide us in this matter ad see that we make this Committee System a success. Because then it will be, able to account for the various departments. Another thing which my learned brother Professor Khurshid Ahmad pointed out was that we are working only three days in a week of which only two days are for real government legislative business just to complete our ninety days, required under the Constitution. Sir, this was not the spirit or the intention of the law makers to fix ninety days and complete the days in this way. I would, therefore, urge the government to do a little more legislative work in the Senate.

As far as th remarks of my learned brother Hasan A. Shaikh are concerned, I think it was most irrelevant on this occasion for him to criticise any of the members or even our worthy press. All I can say, he is trying to be more true to the crown than the king himself. With these words Sir, i once again congratulate you on your unopposed election and also th Deputy Chairman. I am confident that just as in the first three years, one of which was almost under the umbrella of Martial Law, you would prove an equal source of inspiration for us during the next three years.

Mr. Chairman: Thank you very much, Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan.

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Sir, as I rise to felicitate you and congratulate you and your new Deputy, Mr. Fazal Agha, I feel indeed very happy. It is a happy occasion which is becoming more and more sober by felicitations and congratulations. I wish we could enter into some light vein on this occasion of happiness. We are all very happy, and I am particularly happy, because this time you have been elected rather re-elected unanimously as a Chairman of this august House as a Muslim League candidate. If there were any doubts ever that you were not a Muslim Leaguer, let me dispel those doubts. It is in my personal knowledge that even during your service, during the Pakistan movement you were a greater Muslim Leaguer than many of us who claim to be such and you have stayed as such always and it has been agreat pleasure that you officially now belong to the Muslim League.

Sir, while I must say that it is a tribute to your qualities of head and heart that you have been re-elected as Chairman of this august House unanimously, I must say I have been your detractor for quite some time. The reason being that you were entrusted with the financial management of our country for over two decades and financial manager of a

[Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan]

developing country is not popular with everybody in the society. I had personal reasons Sir, because I was a very heavy smoker like yourself and I smoked smuggled cigarettes and every year you found some reason to tax or increase the tax on cigarettes and there were lot of contradictions in that. Although I smoked smuggled cigarettes, I used to be surprised that along-with the locally manufactured cigarettes, the prices of smuggled cigarettes also used to go up. I remember distinctly that on one occasion while delivering the budget speech you had lit your third cigarette and when you came on to this increase on the tax on cigarettes, the arguments you advanced were that these are very injurious to the health and therefore, I am increasing this tax to discourage the people from smoking, and that was your third cigarette during that speech.

Sir, when you became the Chairman of the Senate first time, I thought it was too soon for a bureaucrat to take over that august office of an elected House without being, on the receiving end for a while. But my doubts were dispelled soon, I was amazed the way you had already achieved the mastry over the Constitution, the Rules of Procedure and various Parliamentary practices. I soon discovered that if you did not occupy the Chair, I started missing Sir, I would not take much time all that is suffice to say that most of the people own their dignity to the jobs they hold. Sir, in your case, you have added to the dignity of the high office that you have had. I would make a small request that if you could, in future shorten your shadows to give some exposure to sun shine to our newly elected Deputy Chairman Fazal Agha so that he also in due course of time grows to occupy this Chair with the same dignity as you have done. With that I wish you the best of luck for the next three years and even after that Sir. Thank you very much.

جناب محمد محسن صدیقی : جناب چیئرمین ! مجھے آپ کی صلاحیتوں ، آپ کی قابلیت اور آپ کی کارکردگی پر پورے طریقے سے اظہار خیال کرنا تھا مگر وقت کی کمی کی وجہ سے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ میں آپ کی خدمت میں اپنی اور اپنے رفقاء کار کی طرف سے صرف مبارکباد ہی نہیں بلکہ ان تمناؤں کا بھی اظہار کروں گا کہ آپ انشاء اللہ اگلے تین سال میں اس ایوان کے وقار کو بڑھانے اور ممبران کی کارکردگی میں پورے طریقے سے اضافہ کرنے میں مدد کریں گے ۔ میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں گا اور یہ حق ناشناسی ہوگی اگر میں اپنے رفیق کار جناب فضل آغا صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ تبریک پیش نہ کروں ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ نئے ممبران جو آج ہم میں شامل ہوئے ہیں ۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصاً محترمہ کو جنہوں نے نہ صرف اس فیصدی کی نمائندگی کا حق ادا کیا بلکہ ان کو میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ اکیلی ہیں ۔ ہم میں سے ہر فرد انکے ساتھ ہے اور جہاں کبھی ان کے حقوق کا سوال ہوگا جو خواتین سے متعلق ہیں تو وہ انشاء ایک قدم بھی ہمیں اپنے سے پیچھے نہیں پائیں گی ۔ ان چند الفاظ کے بعد ایک گزارش آپ کی خدمت میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں کچھ لوگ خوش ہوتے ہیں اور کچھ لوگ آزردہ دل ہوتے ہیں مگر آج کا موقع ایسا موقع ہے کہ ہر طبقہ خیال اور اس ہاؤس کے ہر رکن کو ایک انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی ہے ۔ اور یہ صرف

اس لئے کہ ہم نے تین سال میں آپ کی کارکردگی کا جو تجزیہ کیا تو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ آپ نے نہ صرف ایک اچھے بردبار بیوروکریٹ اور اعلیٰ فنانس مینیجر کی حیثیت سے کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا بلکہ ایک اچھے سیاستدان ایک اچھے مدبر ایک اچھے پارلیمنٹیرین کی حیثیت سے آپ نے اپنا جو مقام پیدا کیا ہے اس کے لئے آپ یقیناً قابل مبارکباد ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء کو توفیق دے گا اور آپ اس ایوان کو بڑی خوش اسلوبی سے چلائیں گے اور اس کے معیار کو اور بلند کریں گے اور کارکردگی بڑھائیں گے۔ میری دعائیں نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ! جناب لالیکا صاحب

جناب عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! میں اپنی اور پنجاب سے نو منتخب ممبران سینٹ کی جانب سے آپ کو چیئرمین سینٹ منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کا دوبارہ بلامقابلہ انتخاب اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ نے اپنے گذشتہ دور میں یقیناً انتہائی خوش اسلوبی، منصف مزاجی اور احسن طریقہ سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ہی جذبہ کے ساتھ رواں دواں رہیں گے اور میرے جیسے دیگر نو منتخب ارکان سینٹ آپ کے تجربہ اور دیانت سے مستفید ہوں گے اور رہنمائی حاصل کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ رحمدل ہوں گے اور مہربانی فرماتے رہیں گے۔ آپ کے توسط سے صدر پاکستان اور مسلم لیگ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کی رہنمائی نے پارٹی کو جلا بخشی ہے اور ممبران کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نظم وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کے توسط سے میں ڈپٹی چیئرمین جناب فضل آغا صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ جناب جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب چیئرمین! میں آپ کو آج سینٹ کا بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جناب ڈپٹی چیئرمین فضل آغا صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جیسا کہ سینئر ساتھیوں نے بتایا ہے۔ کہ آپ نے آزادانہ طور پر اس ہاؤس کو چلایا ہے۔ جو اس ملک کا highest forum ہے۔ آئندہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ جیسا کہ آپ نے مسلم لیگ join کر لی ہے۔ ہم امید کریں گے۔ کہ اپوزیشن والوں کا بھی اسی طرح آزادانہ طور پر خیال رکھیں گے۔ اس کے بعد میری گزارش ہے۔ جیسا کہ یہ ملک تاریخ کے بڑے اہم ترین دور سے گزر رہا ہے۔ ہمیں افغانستان کا problem درپیش ہے۔ اور اسے حل کرنا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بڑا فورم اور کوئی نہیں ہوگا تو اس فورم کو اعتماد میں لیکر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ ہم جب جنیوا کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو زین نورانی صاحب کچھ کہتے ہیں۔ اور جب ہم امریکہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو وہاں کچھ اور خبر آتی ہے۔ اور جب ہم اپنے اخبارات کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو کچھ اور Strategy ہوتی ہے اس لئے یہ بہتر ہوگا۔ اور میں آپ کے توسط سے حکومت کو یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ ہمیں بھی اعتماد میں لیا جائے کیونکہ ہماری بھی پاکستانی ہونے کی وجہ سے ایک ذمہ داری ہے۔ کہ ہم بھی اس فیصلے کے لئے کچھ suggest کر سکیں۔ اس کے بعد آپ کو پتہ ہے۔ کہ چار صوبے ہیں۔ پہلے پانچ ہوتے تھے۔ اب کالا باغ ڈیم کا مسئلہ بھی اچھا خاصا اہم مسئلہ ہے۔ اس کا بھی ہم سب بھائی جو ممبران سینیٹ ہیں۔ مل کر اگر کوئی فیصلہ کر سکیں اور اس کو اگر یہاں discuss کیا جائے۔ تو بہتر ہوگا۔ آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: With your permission I would like to respond very briefly to the generous tributes and felicitations which have been offered to me and my honourable colleague Syed Fazal Agha.

بسم اللہ الرحمان الرحیم ۰ نحمدہٗ ونصلی علی رسول الکریم ۰

معزز اراکین! سب سے پہلے میں آپ حضرات کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ پاکستان میں جمہوری اداروں کی تجدید کے بعد سینیٹ کے دوسرے سہ سالہ دورانیہ کے لئے شریک سفر ہوئے ہیں۔ آپ میں وہ حضرات بھی شامل ہیں۔ جو گذشتہ تین سال کے عرصے میں اس ادارے میں مصروف عمل رہے۔ اور اپنے تجربے کی بدولت ان جمہوری قدروں اور اداروں کی روایات کو جن کو پچھلے تین سالوں میں درست بنیادوں پر استوار کیا گیا آگے بڑھانے میں معاون ہوں گے۔ اور وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو نئے خیالات اور نئے ولولوں کے ساتھ سینیٹ کی کارروائی میں بدلتی ہوئی سماجی ضروریات اور قومی امنگوں اور ترجیحات کا ایک نیا شعور پیدا کرنے کا جذبہ لے کر اس ادارے میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نئے اراکین کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں مجھے اس بات پر خاص طور سے خوشی ہے کہ نئے اراکین کے زمرے میں آج ہمارے درمیان پہلی دفعہ ایک بہت باصلاحیت خاتون رکن محترمہ بانیزئی صاحبہ بھی شامل ہیں۔ آپ حضرات سینیٹ کے تسلسل اور اس کی تہنیت کی علامت ہیں۔

آج کا دن اس ادارے کی تاریخ میں اس لئے اہم ہے۔ کہ آج اس ادارے میں نئے اور پرانے اراکین کے امتزاج سے تبدیلی اور تسلسل سے مربوط سفر کا آغاز ہو رہا ہے۔ جو ملک میں جمہوری اداروں کے ارتقاء اور استحکام کے لئے نیک فال ہے سینیٹ وفاق کی آواز ہے اور وفاق کی ترجمان ہے۔ اور اس کے تعمیری کردار کو مستحکم کرنا ہم سب کا مشترکہ فریضہ ہے۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اس فریضے کی ادائیگی میں ہم کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ یہاں پہ میں یہ بھی عرض کروں کہ جہاں تک Chair کا تعلق ہوتا ہے خواہ وہ پولیٹیکل پارٹی کو belong کرتی ہو یا نہ کرتی ہو اس کی پوزیشن Neutral پہ ہوتی ہے۔ ابھی بریگیڈیئر عبدالقیوم خان نے فرمایا کہ کچھ تفنن یا light vein سے بھی کوئی بات ہو تو اس دن مجھ سے کسی نے پوچھا کہ جناب یہ بانیزئی کے چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین بننے کے متعلق کیا خیال ہے۔ اور کیا اس کا sex اس پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ یا نہیں میں نے جواب دیا کہ جہاں تک Claim کا تعلق ہے اس کا کوئی sex نہیں ہوتا۔ وہ Neutral ہوتا ہے۔ ایک اور بات بھی میں آپ کو یاد دلاؤں کہ ہم جمہوری نظام کو اپنے خیال میں Westminster Parliamentary Democracy کی طرز پہ چلا رہے ہیں۔ اس پر کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ وہ ڈیموکریسی کیسے چل رہی ہے۔ اس ڈیموکریسی میں جو پریوی کونسل ہے۔ جو سب سے بڑا عدالتی یا انصاف کا ادارہ ہے اس کا جو سب سے highest جج ہوتا ہے۔ وہ حکومت کا وزیر بھی ہوتا ہے۔ بلکہ حکومت کا وزیر کیا وہ حکومت کا ڈپٹی پرائم منسٹر بھی ہوتا ہے۔ اور کسی نے یہ شکایت نہیں کی کہ وہ انصاف نہیں کر سکا۔

He is the Head of the Judiciary; he is the Head of the Privy Council; he is the Lord Chancellor and at the same time in his own right he is a Minister of the government of the day.

تو ایک پارٹی کے join کرتے یا نہ کرنے سے جو خدشات آپ کے ذہن میں ہیں۔ میری درخواست یہ ہوگی کہ یہ کارگزاری پر آپ چھوڑ دیجئے اس پہ ہی آپ ایک فرد کو جج کریں کہ وہ Neutral ہے یا نہیں ہے۔ اور وہ کس طریقے سے انصاف کرتا ہے۔ یا نہیں کرتا۔ بہرحال میں اس اہم موقع پر ایک مرتبہ پھر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صمیم قلب سے آپ سب حضرات کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس ادارے کی دوسری تین سالہ مدت کے لیے بھی بلامقابلہ مجھ کو چیئرمین اور میرے رفیق کار جناب فضل آغا صاحب کو ڈپٹی چیئرمین منتخب فرما کر ایک اہم اعزاز بخشا۔ سینیٹ قوم کی سیاسی زندگی کا بزرگ ترین ادارہ ہے۔ اور اس کی صدارت اور ہمیں ڈپٹی چیئرمین شپ بھی شامل ہے۔ ایک ایسی سعادت ہے کہ جس کے بارے میں صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جس بھرپور انداز میں آپ نے میری گزشتہ تین سالہ خدمات کو سراہا ہے میں صرف اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ وہ آپ کی قدرشناسی اور ذرہ نوازی ہے ذاتی طور پر اس تعریف نے مجھے اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا شدید احساس دلایا ہے اور تعریف کے ہر ایسے موقع پر مجھے حافظ کا یہ شعر یاد آیا ہے۔ اور غالباً میں نے پہلی sittings میں بھی سنایا تھا کہ

شرم می آئیدم از فرقۂ آلودۂ خویش

کہ بدیں فضل و ہنر نام کرامات برم

کہ یہ جو فضل و ہنر ہم Claim کرتے ہیں یا آپ مجھے attribute کرتے ہیں کہ اس پر نام کرامات برا اللہ تعالیٰ تبارک سے دعا ہے کہ مجھے اس عہدے کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ میں آج سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ آپ حضرات قوم کے منتخب نمائندوں کے نمائندے ہیں۔ آپ کا اعتماد میرے لیے اہم ترین اثاثہ ہے۔ اور میری کوشش ہوگی۔ کہ میں آپ کی توقعات کے مطابق اور قوم کے بہترین مفاد میں اس ادارے کی رہنمائی کا فرض انجام دے سکوں۔ اس ادارے کو قوم کی توقعات کے مطابق چلانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ صحتمند جمہوری روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملکی مسائل کے حل کے لئے باہمی صلاح و مشورے سے ایسی راہیں نکالیں جس پر قومی رائے کا اجماع ممکن ہو سکے۔ اختلاف رائے ایک تعمیری کردار ہے۔ لیکن کھلے دل سے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے اور قابل قبول حل نکالنے کی اہمیت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ سینیٹ کا آئینی کردار اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ یہاں جذباتی سیاست پر خردمندی اور بردباری کا غلبہ رہے۔ یہ قومی یکجہتی کی علامت ہے اور وحدت فکر کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ تین سال قبل جب آج ہی کے دن پاکستان کی سینیٹ کا احیاء ہوا۔ تو بحیثیت چیئرمین اپنی ذمہ داریاں قبول کرتے ہوئے میں نے دو اہم امور کی طرف اپنے رفقاء کی توجہ مبذول کروائی تھی۔ اول میں نے عرض کیا تھا۔ کہ اس قومی ادارے کے اراکین کی یہ ذمہ داری ہے۔ کہ اس کے قومی کردار کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنایا جائے۔ دوم بلند ترین قومی مقاصد خاص طور پر اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کی طرف پیشقدمی کو اولیت دینے کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ اس سلسلے میں میں نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ اپنے قانون سازی کے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں ایک منصفانہ اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لیے تجاویز اور قوانین مرتب کرنے چاہئیں جس کے ذریعے بدعنوانی رشوت ستانی اور دیگر معاشرتی عیوب کا قلع قمع کیا جائے۔ کم خرچ اور فوری انصاف کے لیے اسلامی بنیادوں پر عدالتی نظام کی تشکیل نو کی جائے اور اس طرح صحیح معنوں میں عدل و احسان کی بنیادوں پر اسلامی معاشرے کی قیام کی راہ ہموار کی جائے مجھے خوشی ہے۔ کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران سینیٹ کی کارکردگی سے اپنے

[Mr. Chairman]

نمائندہ کردار کا بھرپور تاثر ملک کی سیاسی زندگی اور انتظامیہ کے مقننہ سے تعلقات پر قائم کیا ہے۔ اسلامی نظام کے قیام اور اسلامی نظام زندگی کو عملاً پاکستان میں رائج کرنے کے کام کو سینیٹ نے ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھانے کی کوشش ضرور کی۔ اپنے آئینی مسائل پر ترمیمی بل کی ابتدا کرنے کے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے سینیٹ نے نواں ترمیمی بل متفقہ طور پر آٹھ جولائی ۱۹۸۶ء کو منظور کیا۔ اور اسلامی نظام کے قیام کی طرف ایک اہم پیش رفت کی۔ قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد آئین میں یہ ترمیم ملک میں نفاذ شریعت کے عمل کو تیز تر کرنے کا نقطہ آغاز ثابت ہوگی۔ تاہم اس موقع پر آئندہ لائحہ عمل کی نشاندہی کے طور پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ کہ عدل و انصاف کی بنیادوں پر اسلامی نظام کے قیام کا یہ ایجنڈا ابھی تشنہ تکمیل ہے۔ سینیٹ کو اس سلسلے میں رہنمائی کا کام ترجیحی بنیادوں پر جاری رکھنا ہوگا۔ منزل ابھی دور ہے۔ اور راہ کی دشواریاں مسلم لیکن یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہماری اس دوسرا نیہ کی کامیابی کا دارومدار اس امر پر ہوگا۔ کہ ہم اس مقصد کے حصول میں کس قدر پیش رفت کر سکتے ہیں۔ خدا ہماری رہنمائی کرے۔ اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ شکریہ!

This bring us to the end of the days business and I will read out the prorogation order received from the president.

In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 21st March 1988.

Sd/-
(Gen. Muhammad Zia-ul-Haq)
President

The House is adjourned sine die.

[The House adjourned sine die]